خطبہ جمعہ

ظلمانی زمانہ کے تدارک کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نُور آتا ہے۔ وہ نُور اس کا رسول اور اس کی کتاب ہے۔

اس رسول کی اطاعت اور اس کلام پر عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ تم تاریکی سے نکل کر نور میں داخل ہو جاؤگے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز- فرمودہ ۱۱راکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۱۱ر اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت النور کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ الطلاق کی آیات ۱۱اور ۱۲کی تلاوت کر کے اس کا کچھ مضمون بیان کیا گیا تھا۔ آج کے خطبہ میں اسی کے تسلسل میں باقی مضمون بیان کیا جائے گا۔

علامہ فخر الدین رازی آیت کریمہ ﴿ لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (الطلاق :۱۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ﴿ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ کے معنی ظلمتِ کفر سے ایمان کے نور کی طرف اور شبہات کے اندھیرے سے حُجت کے نور اور جہالت کی ظلمت سے علم کے نور کی طرف لے جانے کے ہیں۔(رازی)

صاحب الکشاف (علامہ زمخشری) نے تحریر کیا ہے کہ ﴿رَسُوْلًا﴾ سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

ذکر سے مراد شرف بھی لیا جاتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ میں آیا ہے۔ اور ذکر سے مراد قرآن کریم بھی لیا جاتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاَنْزَلْنَا الذِّكْرَ﴾ میں ذکر سے مراد قرآن ہے۔(رازی)

علامہ آلوسی آیت کریمہ ﴿قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا﴾ (الطلاق :۱۱) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ﴿ذِكْرًا﴾ سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں اور آپؐ کی کثرتِ تلاوت قرآن کی وجہ سے، بکثرت قرآن کی تبلیغ کرنے کے سبب آپ کو ذکر کہا گیا ہے۔ اور ﴿رَسُوْلًا﴾ ذِكْرًا کا بدل ہے اور مجازاً ارسال کے لفظ کو انزال کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔

علامہ ابوحیان کہتے ہیں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ﴿ذِكْرًا﴾ سے مراد قرآن ہے اور ﴿اَلرَّسُوْل﴾ سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔(روح المعانی)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ﴿ذِكْرًا﴾ خدا تعالیٰ نے ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس پر عمل کرنے سے تمہارا ذکر پھیلے۔ وہ تمہاری عظمت و جبروت کا باعث ہونے والی ہے۔

﴿رَسُوْلًا﴾ اگر تم دیکھنا چاہو کہ اس تعلق کا کیا فائدہ ہے تو رسول کا نمونہ دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے کیا عزت عطا کی ہے۔

﴿ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ اس رسول کی اطاعت اور اس کلام پر عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ تم تاریکی سے نکل کر نور میں داخل ہو جاؤ گے۔(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۱۴۳۔۱۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ظلمانی زمانہ کے تدارک کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نور آتا ہے۔ وہ نور اُس کا رسول اور اُس کی کتاب ہے۔ خدا اُس نور سے ان لوگوں کو راہ دکھلاتا ہے کہ جو اُس کی خوشنودی کے خواہاں ہیں سو ان کو خدا ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے"۔(روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۴۸۔۶۴۹)

فرماتے ہیں:

"مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔........... ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے ملی اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃالوحی۔ صفحہ ۱۱۵۔۱۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"اے میرے ربّ! اے میرے ربّ!! میری قوم کے بارہ میں میری دعاؤں اور اپنے بھائیوں کے بارہ میں میری تضرعات کو سُن۔ مَیں تجھے تیرے نبی خاتم النبیین اور گناہگاروں کے شفیع و مشفع کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ اے میرے ربّ! تو انہیں اندھیروں سے نکال کر اپنے نور کی طرف لے آ اور دُوری کے صحرا سے نکال کر اپنے حضور لے آ۔

(دافع الوساوس۔ روحانی خزائن۔ جلد ۵۔ صفحہ ۲۲۔۲۳)

پھر الہامات میں ہے:

اے میرے ربّ مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو محیطِ کُل ہوں۔ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔

(تذکرہ صفحہ ۶۲۳۔مطبوعہ ۱۹۵۹ء)